تفسیر سورۃ الاخلاص

مولف:......

احسان اللہ قادری

جملہ حقوق محفوظ **نہیں** ہیں

نام کتاب :تفسیر سورۃ الاخلاص

مولف :احسان اللہ قادری

کمپوزنگ :احسان اللہ قادری

مطبع :مکتبہ جماعت المصطفی ،راولپنڈی

تعداد :

قیمت :۔/روپے

نوٹ:......

ہر کتب خانہ کو یہ کتاب چھاپنے کی مکمل اجازت ہے

0334-5400627

مقدمۃ

سورۃ الاخلاص تقریبا ہر مسلمان ہی کو یاد ہے، تو سوچا کہ کیوں نہ اس ہی کے متعلق کچھ معلومات جمع کی جائیں ،تا کہ انھیں معلوم ہو، کہ ان کے سینے میں کیا محفوظ ہے، اللہ تعالی اسے تمام مسلمانوں کے لیے نفع بخش بنائے

طالب الدعا احسان اللہ قادری (غلامِ نبی ﷺ)

تفسیر سورۃ الاخلاص

سورۃ الاخلاص:.......

(ا)...... یہ سورت مکی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مدنی ہے، اس کی چار آیات ہیں، 47 حروف اور 15 کلمے ہیں

(تفسیر الخازن)

سورۃ الاخلاص کی وجہ تسمیہ:.......

(ا)...... کیونکہ یہ خالص اللہ تعالی کے صفات کے بارے میں ہے یا اس لیے کہ اس کا قاری اللہ تعالی کے لیے توحید کو خالص کر لیتا ہے

(تفسیر الخازن)

سورۃ الاخلاص کا سبب نزول:.......

(ا)......أن المشركين قالوا لرسول الله صلّى الله عليه وسلّم انسب لنا ربک، فأنزل الله قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ والصّمد الذى لم يلد، ولم يولد لأنه ليس شيء يولد إلا سيموت، وليس شيء يموت إلا سيورث، وإن الله لا يموت ولا يورث، ولم يكن له كفوا أحد .قال لم يكن له شبيه، ولا عديل، وليس كمثله شيء

مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: اپنے رب کا نسب بیان کریں، تو اللہ تعالی نے قل ھو اللہ احد، اللہ الصمد نازل فرمائی جو لم یلد ہے اور لم یولد ہے کیونکہ جو بھی پیدا کیا جائے گا وہ عنقریب اسے موت آئے گی، اور جسے بھی موت آئے تو اس کا وارث بنتا ہے، اور بیشک اللہ تعالی کو موت نہیں آئے گی اور نہ ہی اس کا کوئی وارث ہے، اس کا کوئی ہم پلہ نہیں ہے، یعنی اس کی کوئی شبیہ نہیں نہ ہی اس کے کوئی برابر ہے، اس کی

مثل کوئی شئی نہیں

(تفسیر الخازن)

(۲)......ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کافروں کے معبودوں کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا آپ اپنے رب کا نسب بیان کریں تو جبریل یہ سورۃ مبارکہ لے کر آئے

(تفسیر الخازن)

(۳)......ایک روایت ہے کہ دولوگوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ آپ ہمیں بتائیں کہ آپ کا رب سونے کا ہے یا چاندی کا، لوہے کا ہے یا لکڑی کا، تو یہ سورۃ نازل ہوئی

(تفسیر الخازن)

مفید معلومات:......سوال کرنے والے دو شخص تھے ،ایک اربد بن ربیعۃ جسے اللہ تعالی نے صاعقۃ (آسمانی بجلی) کے ذریعے ہلاک کر دیا، دوسرا عامر بن طفیل جسے اللہ تعالی نے طاعون کے ذریعے ہلاک کر دیا

(تفسیر الخازن)

تنبیہ:...... بلا وجہ کسی کو تکلیف نہیں دینی چاہیے

(۴)......ایک روایت ہے کہ یھودی عالم آئے اور انھوں نے کہا کہ آپ ہمیں اپنے رب کے بارے میں بتائیں شاید ہم تم پر ایمان لے آئیں ، بے شک اللہ تعالی نے تورات میں اپنی صفت بیان کی ہے، ہمیں یہ بتائیں کہ وہ کیا چیز ہے، کیا وہ کھاتا پیتا ہے، اسے ربوبیت کس سے ورثہ میں ملی اور اس کا وارث کون ہوگا، تو اللہ تعالی نے یہ سورت نازل فرمائی، قل ھو اللہ احد یعنی جس کے بارے میں تم سوال کر رہے ہو وہ اللہ ہے جو الوہیت و ربوبیت میں واحد ہے، صفات کمالیہ سے موصوف ہے، اور اس کی عظمت شبیہ، مثل اور نظیر سے منفرد ہے

(تفسیر الخازن)

مسئلہ:......وقیل لا یوصف أحد بالأحدیة غیر الله تعالی فلا یقال رجل أحد، ودرهم أحد بل أحد صفة من صفات الله تعالی

یہ بھی کہا گیا ہے کہ احدیت کے ساتھ اللہ تعالی کے سوا کسی کو موصوف نہیں کیا جا سکتا، یہ نہیں کہا جائے گا رجل احد

،ودرہم احد، بلکہ احد اللہ تعالی کی صفات میں سے ایک صفت ہے

(تفسیر الخازن)

سورۃ الاخلاص کے فائدے:......

(ا)......جو اس کی قرات میں مشغول رہتا ہے وہ اللہ کے ساتھ مشغول رہتا ہے اور ماسوی اللہ سے اعراض کر لیتا ہے

(تفسیر الخازن)

سورۃ الاخلاص مختصر ہے مگر:......

(ا)......وهى متضمنة تنزيه الله تعالى، وبراءته، عن كل ما لا يليق به لأنها مع قصرها جامعة لصفات الأحدية والصّمدانية، والفردانية، وعدم النّظير

یہ سورۃ اللہ تعالی کی تنزیہ اور ہر وہ جو اس کے لائق نہیں اس سے براءت کو متضمن ہے، باجود اس کے یہ انتہائی چھوٹی سورۃ ہے مگر یہ صفات احدیت ،صمدیت ،اور فردانیت ،اور عدم نظیر کی جامع ہے

سورۃ الاخلاص کے فضائل:......

(ا)......قال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم :والذى نفسى بيده إنها لتعدل ثلث القرآن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، یہ قرآن کے تیسرے حصہ کے برابر ہے

(تفسیر الخازن)

(۲)......قال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم لأصحابه :أيعجز أحدكم أن يقرأ ثلث القرآن فى ليلة فشق ذلک عليهم فقالوا :أيّنا يطيق ذلک يا رسول الله فقال :قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ ثلث القرآن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایک ہی رات میں قرآن کے ایک تہائی حصہ کو پڑھ سکتا ہے ،صحابہ کرام کو یہ بات دشوار معلوم ہوئی ،تو انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے ،آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

اللَّهُ الصَّمَدُ یہ سورۃ ثلث قرآن ہے

(تفسیر الخازن)

(۳)......أن النبی صلّی الله علیه وسلّم قال إن الله جزأ القرآن ثلاثة أجزاء ، فجعل قل هو الله أحد جزء ا من القرآن

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالی نے قرآن کو تین اجزاء میں تقسیم فرمایا، پھر قل ھو اللہ احد کو قرآن کریم کا ایک جزء بنا دیا

(۴)......عن أبی هريرة قال :خرج علينا رسول الله صلّی الله عليه وسلّم فقال أقرأ عليكم ثلث القرآن، فقرأ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ، حتی ختمها

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: میں تم پر ایک تہائی قرآن کی تلاوت کرتا ہوں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قل ھو اللہ احد، اللہ الصمد، اختتام تک تلاوت فرمائی

وضاحت:......

وقال الشّيخ محيی الدين النّووی رحمه الله، قيل معناه إن القرآن علی ثلاثة أنحاء قصص، وأحكام وصفات الله تعالی، وقل هو الله أحد متضمنة للصفات، فهی ثلث القرآن، وجزء من ثلاثة أجزاء

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کا معنی یہ ہے کہ قرآن کریم میں تین اقسام آیات ہیں،

(۱)......واقعات، (۲)......احکام (۳)......اللہ تعالی کی صفات اور قل ھو اللہ احد یہ اللہ تعالی کی صفات کو متضمن ہے، یہ ثلث قرآن ہے اور اس کے تین اجزاء میں سے ایک حصہ ہے

(تفسیر الخازن)

(۵)......قال ﷺ :من قرأ كل يوم مائتی مرة قل هو الله أحد، محيت عنه ذنوب خمسين سنة إلا أن يكون عليه دين

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے دن میں دو سو مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھی اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے، سوائے قرض کے

(تفسیر الخازن)

(٦)......قال ﷺ :من أراد أن ينام على فراشه، فنام على يمينه فقرأ قل هو الله أحد مائة مرة فإذا كان يوم القيامة يقول الرب جلّ جلاله يا عبدى ادخل عن يمينك الجنة

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے تو دائیں کروٹ سوئے ،اور سومرتبہ قل ھواللہ احد پڑھے جب قیامت کا دن ہوگا تو رب جل جلالہ فرمائے گا ،اے میرے بندے تو دائیں طرف سے جنت میں داخل ہو جا۔

(تفسیر الخازن)

(٧)......أن رجلا قال يا رسول الله إنى أحب هذه السّورة قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، قال حبك إيّاها أدخلك الجنة

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا ،یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں اس سورۃ قل ھو اللہ احد سے محبت کرتا ہوں ،آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہی محبت تجھے جنت میں داخل کردے گی

(تفسیر الخازن)

فائدہ:......محبت جنت میں لے جاتی ہے

(٨)......سمع رجلا يقرأ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ، فقال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم وجبت قلت :وما وجبت قال الجنة

ایک شخص ’’ قل هو الله احد ،الله الصمد ‘‘ پڑھ رہا تھا،تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: واجب ہو گی (حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی ،کیا چیز واجب ہو گی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت واجب ہوگی

(تفسیر الخازن)

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ،

لفظ قل کی حکمتیں:......

(١)......اگر کسی جھوٹے سے سوال کیا جائے کہ فلاں کے بارے میں بتاؤ تو وہ فورا یوں کہتا ہے، وہ ایسا ہے، وہ

ویسا ہے،اس سے پہلے کوئی لفظ بڑھانا اس کے لیے ممکن نہیں ہوتا، جو بد بخت کہتے ہیں ،قرآن حضور علیہ السلام نے خود بنایا ہے وہ اس لفظ قل پر غور کریں

(۲)......اللہ تعالی نے ان کفار کا رد فرمایا جو حضور علیہ السلام کو اللہ کا رسول ماننے کو تیار نہیں تھے،اور طرح طرح کے بہانے بناتے تھے، کہ تم جسے رسول نہیں مان رہے وہ میرا عظمت والا رسول ہے، میں اسی کو اپنی ذات کے بیان کے لیے حکم دے رہا ہوں۔

اللہ تعالی نے لفظ قل کے ساتھ قرآن نازل فرمایا: اے حبیب مکرم آپ فرما دیجیے (جس کے بارے میں یہ آپ سے سوال کر رہے ہیں (وہ اللہ ایک ہے)

(نظم الدر فی تناسب الآیات والسور)

لفظ قل :فعل امر ہے اور مطلق ہے مقید نہیں ،اس میں اس طرف اشارہ ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف عرب ہی کے لیے نہیں مبعوث کیے گئے، بلکہ تمام لوگوں کی ہدایت کے لیے ہیں

(نظم الدر فی تناسب الآیات والسور)

ضمیر ھو:.......

(۱)......میں اس طرف اشارہ ہے کہ وہ غیب الغیب ہے

(نظم الدر فی تناسب الآیات والسور)

(۲)......ھو ضمیر شان ہے،ضمیر شان وہ ہوتی ہے جہاں پہلے کسی ذات کا نام نہ ہو،شروع میں ہی ضمیر ذکر کر دی جائے ،جیسے اگر ہم نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے متعلق کچھ لکھنا ہے تو ہم کہیں گے،حضرت صدیق اکبر مکہ کے رہنے والے تھے، وہ مکہ کے شریف لوگوں میں شمار کیے جاتے تھے،یعنی پہلے نام لکھتے ہیں ، پھر کوئی ضمیر استعمال کرتے ہیں جو اس کی طرف لوٹتی ہے، یہاں پہلے ھو ذکر کیا گیا پھر اللہ کا نام ذکر کیا گیا،

اس کی وجہ تفسیر بیضاوی میں ہے

الذی سألتمونی عنه هو الله،

جس کے بارے میں تم سوال کر رہے ہو، وہ اللہ ہے

إذ روی أن قریشاً قالوا :یا محمد صف لنا ربک الذی تدعونا إلیه فنزلت

کیونکہ مروی ہے کہ قریش نے سوال کیا ،یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم) ہمیں اپنے رب کی صفت بیان کریں

جس کی طرح تم ہمیں بلاتے ہو،تو یہ سورۃ نازل ہوئی

(تفسیر بیضاوی)

لفظ اللہ:.......

(۱)......یہ اسم خبر دینے کے لیے اس لیے اختیار کیا کیونکہ یہ تمام صفات کمال کا جامع ہے
کیونکہ لفظ اللہ تمام صفات جلال و جمال کو جامع ہے بلکہ تمام اسمائے حسنی کے معانی کا جامع ہے

(نظم الدر)

لفظ احد:.......

لفظ واحد اور احد میں بیان کیے گئے فرق:.......

(۱)......**والفرق بين الواحد، والأحد أن الواحد يدخل فی الأحد، ولا ينعكس**
واحد اور احد میں فرق یہ ہے کہ واحد احد میں داخل ہوتا ہے اس کا عکس نہیں ہوتا

(تفسیر الخازن)

(۲)......**وقيل إن الواحد يستعمل فی الإثبات والأحد فی النفی تقول فی الإثبات رأيت رجلا واحدا، وفی النفی ما رأيت أحدا، فتفيد العموم**
یہ بھی کہا گیا ہے کہ واحد اثبات میں استعمال کیا جاتا ہے اور احد نفی میں استعمال کیا جاتا ہے، جیسے کے اثبات میں آپ کہتے ہیں جیسے رایت رجلا واحدا اور نفی میں ما رایت احد ا عموم کا فائدہ دیتا ہے

(تفسیر الخازن)

اللَّهُ الصَّمَدُ:.......

(۱)......**قال ابن عباس :الصمد الذی لا جوف له وبه قال جماعة من المفسرين**
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما فرماتے ہیں صمد وہ ہے جس کا پیٹ نہ ہو اسی قول کو مفسرین کی بڑی تعداد نے بھی بیان کیا

(تفسیر الخازن)

(۲)......الصمد بمعنی مفعول (صمد بمعنی مصمود) ہے یعنی جس کا قصد کیا جائے

(حاشیہ شیخ ذادہ علی البیضاوی)

(۳)......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب یہ آیت اللہ الصمد نازل ہوئی تو صحابہ کرام نے عرض کیا الصمد کیا ہے،

آپ ﷺ نے فرمایا: **الصمد الذی یصمد الیه الناس فی الحوائج ،**

صمد وہ ہے جس کا قصد لوگ اپنی ضرورتوں کے وقت کرتے ہیں

(حاشیہ شیخ ذادہ علی البیضاوی)

(۴)......اللہ تعالی صمد مطلق ہے اس لیے باقی سب اپنی تمام جہات میں اس مالک حقیقی کے محتاج ہیں

(تفسیر البیضاوی)

(۵)......اللہ الصمد، جملہ اسمیہ ہے (عموما مبتدا معرفہ اور خبر نکرہ ہوتی ہے مگر یہاں) دونوں معرفہ ہیں (اس میں حصر کا معنی پیدا ہو گیا یعنی صرف اللہ ہی صمد ہے) اس میں اس بات کی خبر دی گی ہے کہ جو صمد ہو وہی الوہیت کا مستحق ہے

(حاشیۃ شیخ ذادہ علی البیضاوی)

(٦)......**الله الصمد** میں لفظ الصمد کا احدیت سے تعلق یہ ہے کہ پہلے فرمایا کہ وہ احد ہے تو اکیلے کے لیے تمام کام کرنا ممکن نہیں ہوتا، اس لیے یہاں وضاحت کردی وہ صمد بھی ہے اس کو تو کسی کی بھی حاجت نہیں بلکہ تمام کے تمام اس کے محتاج ہیں تو اس اکیلے کے لیے سب کرنا کچھ مشکل نہیں

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ،

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

نوٹ:......

میں اسے کتاب کی صورت میں کمپوز کر رہا تھا، تو خیال آیا کہ شاید یہ کام مکمل نہ کرسکوں، تو سوچا کہ فی الحال اسی صورت میں شیئر کروں پھر بعد میں انشاء اللہ اضافوں اور مزید نکات کے ساتھ شیئر کر دوں گا، دعا فرمائیں اللہ تعالی اس کام کو مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے

طالب الدعا احسان اللہ قادری (غلام نبی ﷺ)